بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ قارئین کو اگرچہ اطلاع ہو چکی ہوگی۔ تاہم افسوس ہے کہ گنجائش نہ سکنے کے باعث گذشتہ اشاعت برہان میں اس کا تذکرہ نہ ہو سکا کہ ناظم ندوۃ المصنفین مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی کو امسال صدر جمہوریہ کی طرف سے عربی کا انعام ملا ہے۔ گذشتہ سال یہ انعام ایڈیٹر برہان کو تھا اور امسال ادارہ کے ناظم کو ملا ہے۔ یہ ندوۃ المصنفین کی علمی شہرت اور اس کی اہمیت و عظمت کی دلیل ہے وکفی بہ فخرًا۔ مفتی صاحب موصوف نے ۱۳۴۱ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فرسٹ ڈویژن اور فرسٹ پوزیشن میں فراغت حاصل کرنے کے بعد سالہا سال تک دیوبند اور ڈابھیل میں مختلف علوم و فنون کی اعلیٰ کتابوں کا درس نہایت کامیابی اور مقبولیت کے ساتھ دیا ہے اور ساتھ ہی بحیثیت مفتی کے ہزاروں فتوے لکھے ہیں جن کو آج شائع کیا جائے تو کئی جلدوں میں سمائیں گے۔ اس کے بعد کلکتہ میں برسوں تک قرآن مجید کا درس نمایاں طریقہ پر دیا ہے۔ اس بنا پر ان کا شمار برصغیر کے ممتاز اور صف اول کے علماء میں ہوتا رہا ہے۔ آخر میں ندوۃ المصنفین قائم کر کے اور اس کے ذریعہ اسلامی علوم و فنون پر قابل قدر لٹریچر شائع کر کے انھوں نے علم فن اور مذہب کی جو عظیم خدمت انجام دی ہے ہندوستان کی تہذیبی تاریخ کا کوئی مصنف اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ برہان بھی سینکڑوں احباب اور قدر دانوں کے ساتھ جنھوں نے اس موقع پر مبارکباد کے ٹیلیگرام یا خطوط بھیجے ہیں جناب مفتی صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت پیش کرتا ہے۔

چند ماہ ہوئے محب محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالمعید خاں صاحب ڈائرکٹر دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن نے اپنے عنایت نامہ کے ساتھ دائرۃ المعارف کی مجلسِ منتظمہ کی منظور کردہ ایک تجویز کی نقل ارسال فرمائی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ ادارہ کی طرف سے آئندہ جو کتاب بھی چھپے اُس کا ایک نسخہ ایڈیٹر برہان کو بھیجا جائے تاکہ برہان میں